Fikr-o-Nasar (Islamabad) 21:9 (1984)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

مارچ کا شمارہ حاضر ہے۔ اس شمارے کا پہلا مقالہ پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی کا ہے۔ جس میں انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی معاشی تعلیمات کا جائزہ لیا ہے، اس دور میں معاشی مسائل اور مختلف و متحارب معاشی نظریات کو جو اہمیت حاصل ہے محتاج بیاں نہیں ۔ عملاً قابل قبول وہی فکروفلسفہ اور وہی نظام یا نظریۂ حیات ہو سکتا ہے جو اس مسئلے کا بہتر حل پیش کرے۔ اس پہلو سے اسلام کی برتری ہم مسلمانوں کا ایمان ہے۔ لیکن جب تک اس دعوے کو تقابلی مطالعے کے بعد دلائل سے ثابت نہ کر دیا جائے ، اور عملی نفاذ کے ذریعے آنحضور ﷺ کی معاشی تعلیمات کے ثمرات کو محسوس شکل میں لوگوں کے سامنے نہ رکھ دیا جائے کسی مثبت نتیجے کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ ڈاکٹر علوی نے اس اہم مسئلے کے اخلاقی پہلو پر اسوۂ حسنہ کے تناظر میں گفتگو کی ہے۔

سید فضل احمد شمسی کے طویل مقالے کی تیسری اور آخری قسط بھی اس شمارے میں شامل ہے۔ یہ خالصتاً ایک تحقیقی اور علمی موضوع تھا۔ جس کے مباحث میں عام دلچسپی کا سامان کم تھا۔ البتہ اہل علم کے طبقے میں اس کی ضرور پذیرائی ہوگی۔ ارباب دانش اس مبسوط مقالے کا تنقیدی جائزہ لیکر اپنے خیالات مضمون کی شکل میں قلمبند کریں تو فکرونظر کے صفحات میں ان کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

" قرآن کا تصور عدل " کوئی دقیق تحقیقی مقالہ نہیں پھر بھی بہت سے قارئین کیلئے افادیت کے نقطہ نظر سے لائق مطالعہ ہے۔ قرآن میں عدل پر بہت زور دیا گیا ہے اور بے لاگ انصاف کا جتنا واضح تصور ہمیں قرآن میں ملتا ہے، انسانی ذہن کی پیداوار کتابیں تو ایک طرف قدیم صحائف آسمانی میں بھی اس

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

کی مثال مشکل ہے۔ یہ صحائف ایک تو اپنی اصل شکل میں محفوظ نہیں رہے ، دوسرے ان کا تعلق اس دور سے ہے جب انسانی معاشرہ ہنوز عہد طفولیت میں تھا اور اسی نسبت سے آسمانی ہدایات ابھی تشنۂ تکمیل تھیں ۔ ڈاکٹر اصلاحی کے مقالے میں وزن پیدا ہو جاتا اگر وہ کچھ مزید کاوش کرکے قرآنی تصور عدل کا موازنہ قدیم صحائف سے کرتے ۔

جناب جسٹس شجاعت علی قادری کا مقالہ "امام ابوحنیفہ اور استحسان " ایک علمی مسئلے سے بحث کرتا ہے ۔ اس قسم کے مقالے پاکستان میں نفاذ شریعت کے عمل کو سمجھنے اور اس سلسلے میں کی جانے والی کوششوں کی قدروقیمت کو متعین کرنے میں مدد دے سکتے ہیں ۔ فاضل مقالہ نگار نے قرآن ، حدیث اور فقہ اسلامی کے حوالے سے موضوع کی وضاحت کا اسلوب اختیار کیا ہے۔ اندازِ بڑی حد تک معروضی ہے۔ بلاشبہ مسلم نشاۃ ثانیہ کا خواب اس وقت تک شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہمارے بالغ النظر علماء کسی خاص مکتب فکر کے دائرے میں محصور ہونے کی بجائے وسیع تر تناظر میں مسائل کا حل تلاش کرنے کی روایت کو نہیں اپناتے ۔ اور کسی فقہی مسلک کی وکالت کرنے کی بجائے قرآن مجید کی اس آیت کے مطابق

(الـذین یستمعون القول فیتبعون احسنه)الزمر ۱۸

(جو بات پر کان دھرتے ہیں اور سب سے اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں) بے لاگ حق پرستی کو اپنا شعار نہیں بناتے ، جس کی بنیاد راست بازی ، صداقت اور حسن نیت پر ہو ۔

(ادارہ)